احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

پیر 26 / اکتوبر 2009ء

روزنامہ

(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

قائمقام ایڈیٹر : فخر الحق شمس

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 26 / اکتوبر 2009ء 6 ذیقعدہ 1430 ہجری 26 اخاء 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 242

امام کے لئے دعا

حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:۔

”تمہارے بہترین امام وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں“۔

(صحیح مسلم کتاب الامارہ باب خیار الائمۃ حدیث نمبر 3447)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ولولہ انگیز خطاب کی جھلکیاں۔ برموقع جلسہ خلافت احمدیہ جوبلی، بمقام ایکسل سنٹر لندن مورخہ 27 مئی 2008ء

حضرت اقدس مسیح موعود کی وفات کے بعد خلافت کے قیام اور ہر خلیفہ کے بعد خوف کی حالت امن میں بدلتے چلے جانے کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا

مَیں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس دور کو اپنی بے انتہا تائید و نصرت سے نوازتا ہوا ترقی کی شاہراہوں پر بڑھتا چلا جائے گا

یہ دن جو آج ہم خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر خاص اہتمام سے منا رہے ہیں یا ہر سال عمومی طور پر مناتے ہیں یہ ہمیں اس بات کی یاد دلانے والا ہونا چاہئے کہ تقویٰ پر چلتے ہوئے، عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکامات اور تمام اوامر و نواہی پر پوری طرح کاربند رہنے کی کوشش کریں گے

اللہ تعالیٰ نے اپنے جس انعام سے ہمیں بہرہ ور فرمایا ہے اور بغیر کسی روک کے اسے جاری رکھا ہوا ہے اور آئندہ بھی جاری رکھنے کا وعدہ ہے اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بندے بنتے ہوئے اس نعمت کا اظہار کریں تا کہ اس نعمت کی برکات میں کبھی کمی نہ آئے بلکہ ہر نیا دن ایک نئی شان دکھانے والا ہو۔

آج کا دن ایک نیا عہد باندھنے کا دن ہے۔آج کا دن ہمیں اپنی تاریخ سے آگاہ کرنے کا دن ہے

اللہ تعالیٰ اس نظام کے تحت جہاں مومنوں کے خوف کی حالت کو امن میں بدلتا ہے وہاں اپنے مقرر کردہ خلیفہ کے دل سے ہر قسم کے دنیاوی خوف نکال کر خوف کی حالتوں کا مقابلہ کرنے کی طاقت عطا فرماتا ہے۔

یہ دور جس میں خلافت خامسہ کے ساتھ خلافت کی نئی صدی میں ہم داخل ہو رہے ہیں احمدیت کی ترقی اور فتوحات کا دور ہے۔مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ایسے باب کھلے ہیں اور کھل رہے ہیں کہ ہر آنے والا دن جماعت کی فتوحات کے دن قریب دکھا رہا ہے

صدسالہ خلافت جوبلی کے تاریخی موقع پر دنیا بھر کے احمدی احباب مرد و زن نے خلافت کے استحکام اور اس سے وفا کے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جانے کے لئے ایک عظیم الشان عہد باندھا

حضرت مسیح موعود کے قیمتی ارشادات کی روشنی میں

مقام خلافت کی تجلیات

''خلیفہ کے معنے جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے۔ نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دور کرنے کے واسطے جو ان کی جگہ آتے ہیں انہیں خلیفہ کہتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد نمبر 2 ص 666)

''صوفیاء نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آ جاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا تعالیٰ کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا ازسرنو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح واستحکام ہوتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمادے گا کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کام کے واسطے خلیفہ بنایا اور سب سے اول حق انہی کے دل میں ڈالا۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 524)

حضرت مسیح موعود نے اپنی اولاد اور نظام قدرت ثانیہ کے ظہور کی واضح خبر دیتے ہوئے یکم دسمبر 1888ء کو پیشگوئی فرمائی۔

''دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین ونبیین وائمہ واولیاء وخلفاء ہے تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آ جائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آ جائیں''۔

(سبز اشتہار روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 462)

''...... جب تو اس مقام تک پہنچ گیا تو تُو نے اپنی کوشش کو انتہاء تک پہنچا دیا اور فنا کے مرتبہ تک پہنچ گیا۔ پس اس وقت تیرے سلوک کا درخت اپنے کامل نشوونما تک پہنچ جائے گا اور تیری روح کی گردن تقدس اور بزرگی کے مرغزار کے نرم سبزہ تک پہنچ جائے گی اس اونٹنی کی مانند جس کی گردن لمبی ہو اور اس نے اپنی گردن کو ایک سبز درخت تک پہنچا دیا ہو اور اس کے بعد حضرت احدیت کے جذبات ہیں اور خوشبوئیں ہیں اور تجلیات ہیں تا وہ بعض ان رگوں کو کاٹ دے کہ جو بشریت میں سے باقی رہ گئی ہوں اور بعد اس کے زندہ کرنا ہے اور باقی رکھنا اور قریب کرنا اس نفس کا جو خدا کے ساتھ آرام پکڑ چکا ہے جو خدا سے راضی اور خدا اس سے راضی اور فنا شدہ ہے تا کہ یہ بندہ حیات ثانی کے بعد قبول فیض کے لئے مستعد ہو جائے اور اس کے بعد انسان کامل کو حضرت احدیت کی طرف سے خلافت کا پیرایہ پہنایا جاتا ہے اور رنگ دیا جاتا ہے الوہیت کی صفتوں کے ساتھ۔ اور یہ رنگ ظلی طور پر ہوتا ہے تا مقام خلافت محقق ہو جائے اور پھر اس کے بعد خلقت کی طرف اترتا ہے تا ان کو روحانیت کی طرف کھینچے اور زمین کی تاریکیوں سے باہر لاکر آسمانی نوروں کی طرف لے جائے۔ اور یہ انسان ان سب کا وارث کیا جاتا ہے جو نبیوں اور صدیقوں اور اہل علم اور درایت میں سے اور قرب اور ولایت کے سورجوں میں سے اس سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور دیا جاتا ہے اس کو علم اولین کا اور معارف گزشتہ اہل بصیرت وحکمائے ملت کے تا اس کے لئے مقام وراثت کا متحقق ہو جائے۔ پھر یہ بندہ زمین پر ایک مدت تک جو اس کے رب کے ارادے میں ہے توقف کرتا ہے تا کہ مخلوق کو نور ہدایت کے ساتھ منور کرے اور جب خلقت کو اپنے رب کے نور کے ساتھ روشن کر چکا یا امر (......) کو بقدر کفایت پورا کر دیا پس اس وقت اس کا نام پورا ہو جاتا ہے اور اس کا رب اس کو بلاتا ہے اور اس کی روح اس کے نفسی نقطہ کی طرف اٹھائی جاتی ہے۔''

(ترجمہ: از خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 38 تا 41)

خدا کا نشان

جو دور تھا خزاں کا وہ بدلا بہار سے
چلنے لگی نسیم عنایاتِ یار سے
جتنے درخت زندہ تھے وہ سب ہوئے ہرے
پھل اس قدر پڑا کہ وہ میوؤں سے لد گئے
ان کے لئے تو بس ہے خدا کا یہی نشاں
یعنی وہ فضل اس کے جو مجھ پر ہیں ہر زماں
دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا
گمنام پا کے شہرۂ عالم بنا دیا

(درثمین)

برکات خلافت

ہمارے سروں پر خلافت کا سایہ
فلک سے ہے اترا یہ برکت کا سایہ
منور ہوئے پھر سے اکنافِ عالم
عدم کو روانہ ہے ظلمت کا سایہ
تو ظاہر ہوئے ریگزاروں میں گلشن
پڑا جب بھی نفرت پہ الفت کا سایہ
محافظ ہے فکر و عمل کے جہاں میں
خیالوں پہ اس کی بصیرت کا سایہ
جو رہتے ہیں ہو کر خلافت کے خادم
اترتا ہے ان پر سکینت کا سایہ
کسی کے تغافل سے غمگیں نہ ہوں گے
میسر ہے جن کو یہ شفقت کا سایہ
حسیں تر بناتا ہے سب خواب میرے
مرے دل پہ اک خوبصورت کا سایہ
ہے جس کے مقابل دھنک بے حقیقت
ہے صد رنگ ایسا حقیقت کا سایہ
مقامِ تشکر ہے یوسفؔ کہ ہم کو
خدا سے ملا ہے یہ رحمت کا سایہ

راجہ محمد یوسف خان

پبلشر وپرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 5 روپے

قیام اور برکات خلافت کے حوالے سے خلفاء سلسلہ کے پُر اثر ارشادات

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

یہ خدا ہی کا دست قدرت ہوتا ہے جو کہ ایک نبی کا قائمقام کسی کو بناتا ہے۔ ان پر مشکلات آتی ہیں مگر خدا بدلہ دیتا ہے۔ ان لوگوں میں تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ دونوں کمالات ہوتے ہیں۔ خدا کی کاملہ صفات کے یہ لوگ گرویدہ ہوتے ہیں اور مخلوق کی بے ثباتی اور لاشے ہونا ان کو بتلاتا ہے کہ خدا کا شریک کوئی نہیں ہے۔ اگر مزکی ہونا انسان کی اپنی طاقت کا کام ہوتا تو عقلمند اور مادی علوم کے محقق اعلیٰ درجہ کے پارسا ہوتے مگر اسی قسم کے لوگ گمراہ خبث ہو کر خدا سے دور چلے جاتے ہیں۔ اس لئے مزکی ہونے کے لئے ضرورت ہوتی ہے کہ خدا کی طرف سے کوئی آدمی جس میں کشش اور جذب کی طاقت ہو آوے۔

(خطبات نور ص175-176)

برکات خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

”اصل بات یہ ہے کہ پہلے جو باتیں تم خلافت کے متعلق سن چکے ہو وہ تو تمہیں ان لوگوں نے سنائی ہیں جو رہرو کی طرح ایک واقعہ کو دیکھنے والے تھے۔ ......اس لئے جو کچھ مجھ پر گزرا ہے اس کو میں ہی اچھی طرح سے بیان کرسکتا ہوں۔ دیکھنے والوں کو تو یہ ایک عجیب بات معلوم ہوتی ہوگی کہ کئی لاکھ کی جماعت پر حکومت مل گئی۔ مگر خدارا غور کرو کیا تمہاری آزادی میں پہلے کی نسبت کچھ فرق پڑ گیا ہے۔ کیا کوئی تم سے غلامی کرواتا ہے یا تم پر حکومت کرتا ہے یا تم سے ماتحتوں غلاموں اور قیدیوں کی طرح سلوک کرتا ہے کیا تم میں اور ان میں جنہوں نے خلافت سے روگردانی کی ہے کوئی فرق ہے۔ کوئی بھی فرق نہیں۔ لیکن نہیں ایک بہت بڑا فرق بھی ہے اور وہ یہ کہ

تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا، تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔

مگر ان کے لئے نہیں ہے۔ تمہارا اسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے لیکن ان کے لئے ایسا کوئی نہیں ہے۔ کسی کا اگر ایک بیمار ہو تو اس کو چین نہیں آتا۔ لیکن کیا تم ایسے انسان کی حالت کا اندازہ کر سکتے ہو جس کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بیمار ہوں۔ پس تمہاری آزادی میں تو کوئی فرق نہیں آیا ہاں تمہارے لئے ایک تم جیسے ہی آزاد پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہوگئی ہیں“۔

(برکات خلافت۔ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 156)

خلافت کی اطاعت سے ہی الٰہی نصرت ملتی ہے

خلافت کی اطاعت کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

”وہی خدا جو اس وقت فوجوں کے ساتھ تائید کے لئے آیا آج میری مدد پر ہے اور اگر آج تم خلافت کی اطاعت کے نکتہ کو سمجھو تو تمہاری مدد کو بھی آئے گا۔ نصرت ہمیشہ اطاعت سے ملتی ہے۔ جب تک خلافت قائم رہے نظامی اطاعت پر، اور جب خلافت مٹ جائے انفرادی اطاعت پر ایمان کی بنیاد ہوتی ہے“۔

(الفضل 4 ستمبر 1937ء ص8)

خلیفہ خدا ہی بناتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

”...........مجھ سے کسی نے پوچھا کہ خلافت سے پہلے کبھی آپ نے سوچا تھا کہ خلیفہ بن جائیں گے؟ میں نے کہا

No sane person can aspire to this.

کوئی عقل مند آدمی سوچ بھی نہیں سکتا کیونکہ یہ اتنی بڑی ذمہ داری ہے۔ کوئی سوچے گا کیسے! کوئی احمق ہی ہوگا، پاگل ہی ہوگا جو یہ کہے گا کہ مجھے یہ ذمہ داری مل جائے۔ فرمایا:۔

خدا تعالیٰ کے دربار میں تو ہر وقت ایسے لوگ موجود رہتے ہیں جو اپنی اپنی سمجھ کے مطابق اور استعداد کے مطابق اس کو پہچاننے والے، اس کے آگے جھکے ہوئے، اس کی حمد کرنے والے، اس کی تسبیح کرنے والے اور اس کے قرب کو حاصل کرنے کی تڑپ رکھنے والے ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے کیا ہی خوب پیارا شعر فرمایا ہے۔ ؎

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار

ہزاروں لاکھوں آدمی، خدا کے بندے، خدا کے دربار میں حاضر رہتے ہیں۔ کوئی ایک آدمی یہ سمجھے کہ خدا مجبور ہوگیا میں اکیلا اس کے دربار میں تھا اور اس نے مثلاً میں اپنی مثال لیتا ہوں، اگر میں یہ سمجھوں کہ میں اکیلا تھا اور خدا مجبور ہوا مجھے خلیفہ مقرر کرنے کے لئے یعنی مجھے پکڑ لے اور خلیفہ مقرر کردے۔ تو میرے جیسا پاگل دنیا میں اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ اس بھرے دربار میں خدا نے اپنی مرضی چلائی۔ ہم تو اس وقت یعنی انتخاب خلافت کے وقت آنکھیں نیچی کئے ہوئے اپنے غم اور اپنی فکروں میں بیٹھے ہوئے تھے“۔

نیز فرمایا:۔

”یہ سمجھنا کہ جس آدمی کو خدا تعالیٰ کسی کام کے لئے چنے دنیا کا کوئی انسان یا منصوبہ خدا تعالیٰ کے اس انتخاب کو غلط کرسکتا ہے تو یہ غلط ہے کیونکہ دینے والا تو وہی خدا ہے...........خدا کے در کے علاوہ آپ کون سی چیز کہاں سے لے کر آتے ہیں؟...........قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے........... (یہ یاد رکھیں خصوصاً نئی نسل) کہ انتخاب ہوتا ہے لیکن خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے۔“

(خطبہ فرمودہ 25/اگست 1978ء بمقام لندن)

کوئی خطرہ نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

”میں آپ کو ایک خوشخبری دیتا ہوں کہ اب انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت بلوغت کے مقام کو پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں۔ اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کرسکے گی اور خلافت احمدیہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی شان کے ساتھ نشوونما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے وعدے فرمائے ہیں۔ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی۔ تو دعائیں کریں حمد کے گیت گائیں اور اپنے عہدوں کی پھر تجدید کریں۔“

(الفضل 28 جون 1982ء)

دنیا بھر کے امن کا راز توحید کی طرف لوٹنے میں ہے اور دنیا بھر کو امن کی طرف بلانے کا کام جماعت احمدیہ کے سپرد ہے...........انشاء اللہ ہم اللہ کے نام کو ساری دنیا میں پھیلا کر دم لیں گے۔

(الفضل 2/اگست 1992ء)

خلافت کا نظام جاری رہے گا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

”خلافت قائم رکھنے کا وعدہ ان لوگوں سے ہے جو مضبوط ایمان والے ہوں اور نیک اعمال کر رہے ہوں۔ جب ایسے معیار مومن قائم کر رہے ہوں گے تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق خلافت کا نظام جاری رکھے گا۔ نبی کی وفات کے بعد خلیفہ اور ہر خلیفہ کی وفات کے بعد آئندہ خلیفہ کے ذریعہ سے یہ خوف کی حالت امن میں بدلتی چلی جائے گی۔ اور یہی ہم گزشتہ 100 سال سے دیکھتے آرہے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہوں اور دنیا کے لہو ولعب ان کو متاثر کر کے شرک میں مبتلا نہ کر رہے ہوں۔ اگر انہوں نے ناشکری کی، عبادتوں سے غافل ہوگئے، دنیاداری ان کی نظر میں اللہ تعالیٰ کے احکامات سے زیادہ محبوب ہوگئی تو پھر اس نافرمانی کی وجہ سے وہ اس انعام سے محروم ہو جائیں گے۔ پس فکر کرنی چاہئے تو ان لوگوں کو جو خلافت کے انعام کی اہمیت نہیں سمجھتے۔ یہ خلیفہ نہیں ہے جو خلافت کے مقام سے گرایا جائے گا بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو خلافت کے مقام کو نہ سمجھنے کی وجہ سے فاسقوں میں شمار ہوں گے۔ تباہ وہ لوگ ہوں گے جو خلیفہ یا خلافت کے مقام کو نہیں سمجھتے، ہنسی ٹھٹھا کرنے والے ہیں۔ پس یہ وارننگ ہے، تنبیہ ہے ان کو جو اپنے آپ کو......کہتے ہیں۔ یا یہ وارننگ ہے ان کمزور احمدیوں کو جو خلافت کے قیام و استحکام کے حق میں دعائیں کرنے کی بجائے اس تلاش میں رہتے ہیں کہ کہاں سے کوئی اعتراض تلاش کیا جائے۔“

(الفضل 5 جولائی 2005ء)

استحکام خلافت کے لئے دعائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

”صالح بنو اور دعاؤں میں لگے رہو تا کہ یہ خلافت کا انعام تم میں ہمیشہ جاری رہے۔ جیسا کہ میں نے کہا یہ اعزاز قائم رکھنے کے لئے، اگر یہ گزشتہ 97 سال سے کسی خاص ملک کے لوگوں کے حصے میں آرہا ہے یا حضرت مسیح موعود کے خاندان کے حصے میں آرہا ہے تو اس کو قائم رکھنے کے لئے، دعاؤں اور نیک اعمال کی ضرورت ہے۔ ورنہ کوئی قوم بھی جو اخلاص اور وفا اور تقویٰ میں بڑھنے والی ہوگی اس علم کو بلند کرنے والی ہوگی۔ کیونکہ یہ تو حضرت مسیح موعود سے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ یہ قدرت دائمی ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں لیکن دائمی قدرت کے ساتھ شرائط ہیں۔ اعمال صالحہ“۔

”اس زمانے کی قدر کو پہچانو اور اپنے پیچھے آنے والوں کیلئے نیک نمونہ چھوڑو تا کہ بعد کی نسلیں تمہیں محبت اور فخر کے ساتھ یاد کریں، اور تمہیں احمدیت کے معماروں میں یاد کریں نہ کہ خانہ خرابوں میں۔“

”خلیفہ کے مقابل پر کوئی شخص بھی چاہے وہ کتنا ہی عالم ہو کم حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ جماعت کی رہنمائی اور بہتری کے لئے اللہ تعالیٰ خلیفہ سے ایسے الفاظ نکلوا دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق ہوں۔ پس ہر ایک احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ جیسا کہ پہلے بھی ذکر آچکا ہے کہ لغویات اور فضولیات میں نہ پڑیں اور استحکام خلافت کے لئے دعائیں کریں تا کہ خلافت کی برکات آپ میں ہمیشہ قائم رہیں۔“

”ہر احمدی کو اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھتے ہوئے دعاؤں کے ذریعہ سے ان فضلوں کو سمیٹنا چاہئے جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے فرمایا ہے۔ اپنے بزرگوں کی اس قربانی کو یاد کریں اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ انہوں نے جو قیام اور استحکام خلافت کے لئے بھی بہت قربانیاں دیں۔“

(الفضل 5 جولائی 2005ء)

خلافت کا مقام شعراء کی نظر میں

امام وقت جب بھی منتخب ہو گا مشیت سے
بدل جائیں گے سب خوف وخطر امن وسکینت سے
الٰہی رکھ ہمیں پیوستہ ہر لحمہ اطاعت سے
نہ اک لحظہ بھی گزرے عمر کا باہر جماعت سے
(محمد صدیق امرتسری)

سمجھتے ہیں وابستگانِ خلافت
ملائک ہیں خود پاسبانِ خلافت
جو مومن بجا لائیں اعمال صالح
ہے ان کے لئے ارمغانِ خلافت
(روشن دین تنویر)

جب بھی ہو حضرتِ اقدس کا کوئی سجدہ دراز
فکر ہوتی ہے ہُوا کون سا غم اتنا طویل
بھول کر ایسے میں مَیں اپنی مناجاتیں عطا
عرض کرتا ہوں کہ سن ان کی مرے ربِّ جلیل
(عطاء المجیب راشد)

آج سے سو سال پہلے ہم کو اک نعمت ملی
نوع انساں پر ہے جو لاریب احسان عظیم
مومنوں پر جونہی طاری خوف کا عالم ہوا
بارشِ امن و اماں برسا گیا مولا کریم
(چوہدری شبیر احمد)

فضائے غم میں سکینت کے ابر لاتا ہے
دلوں کی کھیتیوں میں تمکنت اگاتا ہے
وہ اپنے نور سے اک شکل سی بناتا ہے
دلوں پر مہرِ اطاعت وہی لگاتا ہے
وہ اپنا فیصلہ دنیا کو پھر سناتا ہے
قسم خدا کی خلیفہ خدا بناتا ہے
(عبدالکریم قدسی)

ترے لمسِ عقیدت کی عنایت ہے مرے آقا
کہ اب دل میں فقط تیری محبت ہے مرے آقا
زہے قسمت کہ دیکھا ہے تجھے تیرے قریب آ کر
مگر آگے بہت لمبی مسافت ہے مرے آقا
(ڈاکٹر عبدالکریم خالد)

یہی نوع بشر کے واسطے تقدیر یزدانی
نبوت قدرت اول، خلافت قدرت ثانی
اگر سینے میں دل قائم لہو بھی جوش و قوت بھی
خلافت ہے اگر زندہ عمل بھی ذوق و جدت بھی
(عبدالسلام)

ہم نے اک مرد باخدا دیکھا
نور ہی نور سے بھرا دیکھا
جس کو کم گو تھا اب تلک پایا
اس کو کل بولتے جدا دیکھا
(مبارک احمد ظفر)

خدا کی قدرت ثانی کا ہے یہ پانچواں مظہر
جماعت ہو گئی مسرور پا کر پانچواں مظہر
خلافت کی اطاعت فرض ہے اس میں ہی برکت ہے
''خلافت سے عقیدت ہو تو یہ بھی اک عبادت ہے''
(احمدی بیگم)

خدا کا ہے وعدہ خلافت رہے گی
یہ نعمت تمہیں تا قیامت ملے گی
مگر شرط اس کی اطاعت گزاری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری
(صاحبزادی امۃ القدوس)

شجر سے جو رہے وابستہ وہ پھلدار ہو جائے
جو کٹ کر گر گیا بے دست و پا بیکار ہو جائے
خلافت سے عقیدت کی جو رسم و راہ رکھتا ہے
نہیں ممکن وہ خالی ہاتھ یا نادار ہو جائے
(ڈاکٹر۔ف۔منیر)

خلافت نعمت عظمیٰ ہے رحمت اور برکت ہے
یہ حبل اللہ یک جہتی ہے یک رنگی ہے وحدت ہے
خلافت ڈھال ہے، سایہ ہے اور باران رحمت ہے
خلافت باعث تسکینِ دیں' شر سے حفاظت ہے
(ا۔ب۔ناصر)

پانچ گل ہائے خلافت باغِ مہدی میں کِھلے
ہے گلِ نایاب سے مہکی کیاری یہ صدی
نورِ دیں' محمودؔ' ناصرؔ' طاہر و مسرور کی
شکل میں اللہ کا ہے فیضان جاری یہ صدی
(ا۔ع۔ملک)

خلافت ہی شہادت ہے ہماری
صدی اک جس کے اوپر ہو گئی ہے
بہت مسرور ہیں مسرور سے ہم
فضاء دل معطر ہو گئی ہے
(ناصر احمد سید)

یہ وعدہ ہے خدائے ذوالمنن کا
عطا ہو گی خلافت مومنوں کو
بہت خوشحال و خوش قسمت وہ ہوں گے
سمیٹیں گے جو اس کی برکتوں کو
(جمیل الرحمٰن)

حسیں دلربا ہیں خلافت کی باتیں
خدا کی عطا ہیں خلافت کی باتیں
یہ تشنہ لبوں کے لئے زندگی ہیں
بہت جانفزا ہیں خلافت کی باتیں
(عبدالصمد قریشی)

بھری دنیا میں تنہا یہ ہمیں اعزاز حاصل ہے
ہدایت یافتہ رہبرٔ معیّن اپنی منزل ہے
خدا کے فضل کا سایہ ہمیشہ ہی رہے قائم
دعا کرتا ہوں انوارِ خلافت ہم پہ ہوں دائم
(انور ندیم علوی)

گزرے ہوئے سو سال کی تاریخ گواہ ہے
سائے کی طرح سایہ فگن ہم پہ خدا ہے
اور رات جو آئے بھی تو پروانوں کو غم کیا
جلتا ہوا پُرنور خلافت کا دیا ہے
(مبارک صدیقی)

خلافت کی اطاعت میں سرِ تسلیم خم رکھنا
وفا کے پاسباں رہنا' محبت کا علَم رکھنا
یہی عقدِ اخوت ہے' یہی رمزِ محبت ہے
یہ بیعت ایک نعمت ہے اسے تم محترم رکھنا
(ضیاء اللہ مبشر)

خدا کا درخشاں نشاں ہے خلافت
خدا کا ہی نور رواں ہے خلافت
خلافت نیابت ہے زندہ خدا کی
نبوت کا فیضِ رواں ہے خلافت
(سراج الحق قریشی)

دعا ہی دعا ہے ہمارا امام
خدا کی عطا ہے ہمارا امام
اندھیروں بھرے اس عجب دہر میں
وفا کا دیا ہے ہمارا امام
(اعظم نوید)

خلافت کی برکت

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی تحریر فرماتے ہیں۔

عرصہ کی بات ہے کہ میں کسی کام کے لئے گھر سے نکلا۔ بازار میں مجھے دفتر کا آدمی ملا۔ اور اس نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو قصر خلافت میں یاد فرمایا ہے۔ میں سیدھا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں پہنچا اور اپنے حاضر ہونے کی اطلاع حضرت مصلح موعود کی خدمت میں بھجوائی۔ اتفاق سے اس وقت میرے پاس کوئی رقم نہ تھی۔ میرے دل میں حضرت مصلح موعود کی خدمت میں خالی ہاتھ جانے سے انقباض محسوس ہوا۔ چنانچہ میں نے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے ایک کارکن سے مبلغ دس روپے بطور قرض لئے۔ اور عندالملاقات حضرت مصلح موعود کی خدمت میں یہ حقیر رقم پیش کردی جو حضرت مصلح موعود نے ازراہ نوازش کریمانہ قبول فرمالی۔

جب میں ملاقات سے فارغ ہوکر نیچے دفتر میں آیا تو اتفاق سے ایک معزز احمدی وہاں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر بہت خوشی کا اظہار کیا اور کہا میں نے آپ کے گھر ملاقات کے لئے جانا تھا۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ یہیں پر ملاقات ہوگئی۔ اور ایک بند لفافہ میرے ہاتھ میں دیا جس میں مبلغ یکصد روپیہ کے نوٹ تھے۔

یہ رقم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بابرکت وجود کا نشان تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی بے شمار رحمتیں اور فضل تا ابد فرماتا رہے۔ آمین۔

(حیات قدسی حصہ چہارم ص 177,175)

اگر خلافت سے محبت ہے تو اپنی زندگی کو اس نہج پر چلائیں جس پر خلیفۂ وقت چلانا چاہتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 6/ اپریل 2007ء میں فرماتے ہیں:۔

دعاؤں کے ذریعہ سے میری مدد کریں اور میں ہر وقت آپ کے لئے دعا گو رہوں کیونکہ جماعت اور خلافت لازم وملزوم ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی ذمہ داریاں اُس طرح ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس طرح وہ چاہتا ہے۔ جب سب مل کر خلافت احمدیہ اور خلیفہ وقت کے لئے دعا کر رہے ہوں گے تو یہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کو کھینچنے والی ہوگی کیونکہ امام اور جماعت کی دعائیں ایک سمت میں چل رہی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اللہ تعالیٰ سے مانگ رہی ہوں گی۔ تو جب ایک سمت میں چل رہی ہوں گی تو

جب سب مل جل کر خلافت احمدیہ اور خلیفہ وقت کیلئے دعا کریں گے تو یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچنے والی چیز ہوگی

دعائیں کرنے والوں کی سمتیں بھی ایک طرف چلتی رہیں گی۔ ان کو بھی یہ خیال رہے گا کہ جب ہم دعا کر رہے ہیں تو ہمارے عمل بھی ایسے ہونے چاہئیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوں۔ اس سمت میں جا رہے ہوں جہاں خلیفۂ وقت اور اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق ہمیں جانا چاہئے یا خلیفۂ وقت اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق ہمیں لے جانا چاہتا ہے اگر اس احساس کے ساتھ دعا کر رہے ہوں گے تو اپنی اصلاح کی بھی ساتھ ساتھ توفیق ملتی رہے گی اور امام کے لئے نگرانی کا کام بھی آسان ہو رہا ہوگا۔

پس اس نکتہ کو ہر احمدی کو سمجھنا چاہئے کہ جہاں امام کی ذمہ داری ہے کہ انصاف قائم کرے اور اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق جماعت کی تربیت کی طرف توجہ دے۔ ان کی تکلیفوں کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ ان کے لئے دعائیں کرے وہاں افراد جماعت کو بھی اس احساس کو اپنے اندر قائم کرنا ہوگا کہ اگر ہمیں خلافت سے محبت ہے تو ہم بھی اپنی حالتوں کو دیکھیں اور ان کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی زندگی کو اس نہج پر چلانے کی کوشش کریں جس پر خدا اور رسول کے حکموں کے مطابق ہماری زندگی چلنی چاہئے یا جس طرف ہمیں خلیفۂ وقت چلانا چاہتا ہے۔

ہر عہدیدار کی دوہری ذمہ داری ہے، دعا ہی ہے جو سیدھے راستے پر چلانے والی ہے اور چلا سکتی ہے کہ اپنی ذمہ داری کو دعاؤں کے ساتھ نبھانے کی کوشش کریں

دیکھیں جب ماں باپ اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دیتے ہیں تو بعض اوقات بچوں میں یہ احساس بھی پیدا کرتے ہیں اور ان کے اس احساس کو بیدار کرتے ہیں کہ تم ہماری عزت اور ہمارے خاندان کی عزت کی خاطر یہ بری باتیں چھوڑ دو اور نیک عمل کرو۔ ایسی باتیں نہ کرو جس سے دوسروں کے سامنے ہماری سُبکی ہو۔ نگران

دعاؤں کے ذریعہ سے میری مدد کریں اور میں ہر وقت آپ کے لئے دعا گو رہوں کیونکہ جماعت اور خلافت لازم وملزوم ہیں

کا، ان کے ان جذبات کو ابھارنا بھی ان کی اصلاح کا ایک حصہ ہے، ایک کام ہے۔ پس ہر فرد جماعت جو حضرت مسیح موعود کی جماعت سے منسوب ہوتا ہے یہ بات یاد رکھے کہ حضرت مسیح موعود کی جماعت کی طرف منسوب ہو کر آپ کو بدنام نہیں کرنا۔ اس بات کا حضرت مسیح موعود نے خود بھی اظہار فرمایا ہے۔ مفہوم یہی ہے جو میں نے بیان کیا، الفاظ ذرا مختلف ہیں۔

اسی طرح امام کی نگرانی کے ضمن میں یہ بات بھی کرتا چلوں کہ آجکل یا یوں کہنا چاہئے جماعت میں امام یا خلیفۂ وقت کی نمائندگی میں جہاں جہاں بھی جماعتیں قائم ہیں عہدیداران متعین ہیں، ان کا بھی فرض ہے کہ حقیقی رنگ میں انصاف کو قائم رکھتے ہوئے اگر کبھی کسی موقع پر اپنے پر یا اپنے عزیزوں پر بھی زد پڑتی ہو تو اس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس نمائندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں جو آپ کے سپرد کی گئی ہے تاکہ اس نگرانی میں خلیفۂ وقت کی بھی احسن رنگ میں مدد کر سکیں۔ تاکہ جزا سزا کے دن اس کو سرخرو کروانے والے بھی ہوں۔ ہر عہدیدار کے عمل جہاں براہ راست اس کو جوابدہ بناتے ہیں اور ہر عہدیدار اپنے دائرے میں جہاں نگران ہے وہ ضرور پوچھا جائے گا۔ یاد رکھیں کہ خلیفۂ وقت کی نمائندگی میں آپ اس لحاظ سے بھی ذمہ دار ہیں، اس لئے کبھی یہ نہ سوچیں کہ کسی معاملے میں خلیفۂ وقت کو اندھیرے میں رکھا جا سکتا ہے۔ ٹھیک ہے، رکھ سکتے ہیں آپ، لیکن جو جزا سزا کے دن کا مالک ہے خدا تعالیٰ ہے، اس کو اندھیرے میں نہیں رکھا جا سکتا۔ پس ہر عہدیدار کی دوہری ذمہ داری ہے، اس کو ہر وقت یہ ذہن میں رکھنا چاہئے اور اس کے لئے جیسا کہ میں نے کہا دعا ہی ہے جو سیدھے راستے پر چلانے والی ہے اور چلا سکتی ہے کہ اپنے ذمہ داری کو دعاؤں کے ساتھ نبھانے کی کوشش کریں۔ جہاں تک میری ذات کا سوال ہے۔ میں جہاں اپنے لئے دعا کرتا ہوں عہدیداروں کے لئے بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ انصاف پر قائم رکھتے ہوئے، سیدھے راستے پر چلائے۔ کبھی ان سے کوئی ایسا عمل سرزد نہ ہو جس کا اثر پھر آخر کار یا نتیجتاً مجھ پر بھی پڑے۔ یہاں جماعت کو بھی یہ توجہ دلا دوں کہ آپ لوگ بھی اپنی ذمہ داری کا صحیح حق ادا نہیں کر رہے ہوں گے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ خادم مالک کے مال کا نگران ہے۔ اگر آپ اس ذمہ داری کا حق ادا کرتے ہوئے اسے ادا نہیں کر رہے جو خلیفۂ وقت نے آپ کے سپرد کی ہے۔ اس کی صحیح ادائیگی نہ کر کے آپ بھی اس مال کی نگرانی نہ کرنے کے مرتکب ہو رہے ہوں گے۔ جب خلیفۂ وقت نے آپ سے مشورہ مانگا ہے تو اگر آپ صحیح مشورہ نہیں دیتے تو خیانت کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ اگر انصاف سے کام لیتے ہوئے ان لوگوں کو منتخب نہیں کرتے جو اس کام کے اہل ہیں جس کے لئے منتخب کیا جا رہا ہے، اگر ذاتی تعلق، رشتہ داریاں اور برادریاں آڑے آ رہی ہیں تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی بھی نافرمانی کر رہے ہیں کہ تــــؤدوا الامانات الی اھلھا۔ یعنی تم امانتیں ان کے مستحقوں کے سپرد کرو جو ہمیشہ عدل پر رہنے والے ہوں اور اس اصول پر چلنے والے ہوں کہ جب بھی فیصلہ کرنا ہے تو اس ارشاد کو بھی پیش نظر رکھنا ہے کہ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ کہ انصاف سے فیصلہ کرو جو ذمہ داریاں سپرد کی گئی ہیں ان کو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ادا کرو۔ اگر نہیں تو یہ نہ سمجھو کہ یہاں داؤ چل گیا تو آگے بھی اسی طرح چل جائے گا۔ اللہ کا رسول کہتا ہے کہ جزا سزا کے دن تم پوچھے جاؤ گے۔

(روزنامہ الفضل 22 مئی 2007ء)

جہاں میں اپنے لئے دعا کرتا ہوں، عہدیداروں کیلئے بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ سیدھے راستے پر چلائے

منصب خلافت پر متمکن ہونے کے بعد

خلفاء سلسلہ کے پہلے خطابات میں سے منتخب اقتباسات

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے مورخہ 27/مئی 1908ء کوفرمایا:۔

اگر تم میری بیعت ہی کرنا چاہتے ہوتو سن لو کہ بیعت بک جانے کا نام ہے۔ایک دفعہ حضرت نے مجھے اشارۃً فرمایا کہ وطن کا خیال بھی نہ کرنا سو اس کے بعد میری ساری عزت اور سارا خیال انہی سے وابستہ ہو گیا۔اور میں نے کبھی وطن کا خیال تک نہیں کیا۔ پس بیعت کرنا ایک مشکل امر ہے۔ایک شخص دوسرے کے لئے اپنی تمام حریت اور بلند پروازیوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ اسی لئے اللہ نے اپنے بندے کا نام عَبْد رکھا ہے۔اس عبودیت کا بوجھ اپنی ذات کے لئے مشکل سے اٹھایا جاتا ہے۔کوئی دوسرے کے لئے کیا اور کیونکر اٹھائے۔ طبائع کے اختلاف پر نظر کر کے یک رنگ ہونے کے لئے بڑی ہمت کی ضرورت ہے۔

(الحکم 6 جون 1908ء)

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نے مورخہ 14 مارچ 1914ء کوفرمایا:۔

میں پھر تمہیں کہتا ہوں پھر کہتا ہوں اور پھر کہتا ہوں۔ اب جو تم نے بیعت کی ہے۔اور میرے ساتھ ایک تعلق حضرت مسیح موعود کے بعد قائم کیا ہے اس تعلق میں وفاداری کا نمونہ دکھاؤ۔اور مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھو۔ میں ضرور تمہیں یاد رکھوں گا۔ہاں یاد رکھتا بھی رہا ہوں۔کوئی دعا میں نے آج تک ایسی نہیں کی جس میں میں نے سلسلہ کے افراد کے لئے دعا نہ کی ہو مگر اب آگے سے بھی بہت زیادہ یاد رکھوں گا۔ مجھے کبھی پہلے بھی دعا کے لئے کوئی ایسا جوش نہیں آیا جس میں احمدی قوم کے لئے دعا نہ کی ہو۔ پھر سنو! کہ کوئی کام ایسا نہ کرو جو اللہ تعالیٰ کے عہد شکن کیا کرتے ہیں۔ ہماری دعائیں یہی ہوں کہ ہم (مومن) جئیں اور (مومن) مریں۔ آمین''۔

(انوار العلوم جلد دوم ص 3)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مورخہ 8 نومبر 1965ء کو مجلس انتخاب خلافت سے خطاب میں فرمایا:۔

......غرضیکہ میرے پاس ایسے الفاظ نہیں جن سے میں اپنی کمزوریوں کو بیان کر سکوں۔ اس لئے آپ دعاؤں سے میری مدد کریں۔ جہاں تک ہو سکے گا میں آپ میں سے ہر ایک کی بھلائی کی کوشش کروں گا۔ ......سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو اللہ تعالیٰ نے بڑی کامیابی عطا فرمائی اور جو کام خدا تعالیٰ نے ان کے سپرد کیا تھا اسے انہوں نے پوری طرح نبھایا۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کو ترقی دیں اور اس میں کمزوری نہ آنے دیں۔ ......پس اب خدا تعالیٰ نے جو یہ ذمہ واری میرے کندھوں پر ڈالی ہے اور اس کام کے لئے آپ نے مجھے منتخب کیا ہے میں بہت کمزور انسان ہوں۔ اس لئے آپ کا فرض ہے کہ آپ دعاؤں سے میری مدد کریں کہ خدائے تعالیٰ مجھے توفیق بخشے کہ میں اس ذمہ واری کو پوری طرح ادا کر سکوں اور خدمت دین اور اشاعت (حق) میں کوئی روک پیدا نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کام ترقی کرتا چلا جائے حتیٰ کہ (دین) دنیا کے تمام ادیانِ باطلہ پر غالب آ جائے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 17 نومبر 1965ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مورخہ 10 جون 1982ء کو مجلس انتخاب خلافت سے خطاب میں فرمایا:۔

یہ درست ہے کہ خلیفۂ وقت خدا بناتا ہے اور ہمیشہ سے میرا اسی پر ایمان ہے اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اسی پر ایمان رہے گا۔ یہ درست ہے کہ اس میں کسی انسانی طاقت کا دخل نہیں اور اس لحاظ سے بحیثیت خلیفہ اب میں نہ آپ کے سامنے، کسی کے سامنے جوابدہ ہوں، نہ جماعت کے کسی فرد کے سامنے جوابدہ ہوں لیکن یہ کوئی آزادی نہیں کیونکہ میں براہ راست اپنے ربّ کے حضور جواب دہ ہوں۔ ......میری گردن کمزوروں سے آزاد ہوئی لیکن کائنات کی سب سے زیادہ طاقتور ہستی کے حضور جھک گئی اور اسی کے ہاتھوں میں آئی ہے۔ یہ کوئی معمولی بوجھ نہیں۔ میرا سارا وجود اس کے تصور سے کانپ رہا ہے کہ میرا رب مجھ سے راضی رہے۔ اُس وقت تک زندہ رکھے جس وقت تک میں اُس کی رضا پر چلنے کا اہل ہوں اور توفیق عطا فرمائے کہ ایک لمحہ بھی اس کی رضا کے بغیر میں نہ سوچ سکوں، نہ کر سکوں۔ وہم و گمان بھی مجھے اس کا پیدا نہ ہو۔ سب کے حقوق کا خیال رکھوں اور انصاف کو قائم کروں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 19 جون 1982ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22/اپریل 2003ء کو مجلس انتخاب خلافت سے خطاب میں فرمایا:۔

آپ لوگوں سے یہ درخواست ہے کہ اگر خدا کو حاضر ناظر جان کر اس یقین کے ساتھ کہ خاکسار یہ فریضہ ادا کر سکتا ہے خاکسار کو اس مقصد کیلئے ،اس کام کیلئے مقرر کیا ہے تو آپ سے درخواست ہے میری مدد فرمائیں دعاؤں کے ذریعے۔ نہایت عاجز انسان ہوں۔ دعاؤں کے بغیر یہ سلسلہ چلنے والا نہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق دے کہ آپ لوگوں کیلئے دعا کر سکوں۔ جو عہد ابھی کیا ہے اس پر پورا اتر سکوں۔ اور آپ لوگوں سے بھی درخواست ہے کہ دعاؤں سے ، دعاؤں سے ، بہت دعاؤں سے میری مدد کریں۔ اب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے الفاظ میں ہی ایک فقرہ اور کہتا ہوں کہ میری گردن اب خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ براہ راست خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے محض اور محض اپنے فضل سے ان کاموں کو کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اس کی رضا کے کام ہوں۔ آمین''

(الفضل 5 دسمبر 2003ء)

خلافت اور مشورہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

خلیفہ کا طریق حکومت کیا ہو؟ خدا تعالیٰ نے اس کا فیصلہ کر دیا ہے تمہیں ضرورت نہیں کہ تم خلیفہ کے قواعد اور شرائط تجویز کرو یا اس کے فرائض بتاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں اس کے اغراض و مقاصد بتائے ہیں، قرآن مجید میں اس کے کام کرنے کا طریق بھی بتا دیا ہے۔

وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْر ...... ایک مجلس شوریٰ قائم کرو اُن سے مشورہ لے کر غور کرو۔ پھر دُعا کرو جس پر اللہ تعالیٰ تمہیں قائم کر دے اس پر قائم ہو جاؤ خواہ وہ اس مجلس کے مشورہ کے خلاف بھی ہو تو اللہ تعالیٰ مدد کرے گا۔ خدا تعالیٰ تو کہتا ہے جب عزم کر لو تو اللہ پر توکل کرو۔ گویا ڈرو نہیں۔ اللہ تعالیٰ خود تمہاری تائید اور نصرت کرے گا اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ خواہ خلیفہ کا منشاء کچھ ہو اور خدا تعالیٰ اسے کسی بات پر قائم کرے مگر وہ چند آدمیوں کی رائے کے خلاف نہ کرے۔ حضرت صاحب نے جو مصلح موعود کے متعلق فرمایا ہے۔ ''وہ ہوگا ایک دن محبوب میرا'' اس کا بھی یہی مطلب ہے کیونکہ خدا تعالیٰ متوکلین کو محبوب رکھتا ہے۔ جو ڈرتا ہے وہ خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ اسے تو گویا حکومت کی خواہش ہے کہ ایسا نہ ہو میں کسی آدمی کے خلاف کروں تو وہ ناراض ہو جائے۔ ایسا شخص تو مشرک ہوتا ہے اور یہ ایک لعنت ہے۔ خلیفے خدا مقرر کرتا ہے اور آپ ان کے خوفوں کو دور کرتا ہے۔ جو شخص دوسروں کی مرضی کے موافق ہر وقت ایک نوکر کی طرح کام کرتا ہے اس کو خوف کیا اور اس میں موحد ہونے کی کونسی بات ہے۔ حالانکہ خلفاء کے لئے تو یہ ضروری ہے کہ خدا انہیں بناتا ہے اور ان کے خوف کو امن سے بدل دیتا ہے اور وہ خدا ہی کی عبادت کرتے ہیں اور شرک نہیں کرتے۔

اگر نبی کو ایک شخص بھی نہ مانے تو اس کی نبوت میں فرق نہیں آتا وہ نبی ہی رہتا ہے۔ یہی حال خلیفہ کا ہے۔ اگر اس کو سب چھوڑ دیں پھر بھی وہ خلیفہ ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ جو حکم اصل کا ہے وہی فرع کا ہے۔ خوب یاد رکھو کہ اگر کوئی شخص محض حکومت کے لئے خلیفہ بنا ہے تو جھوٹا ہے اور اگر اصلاح کے لئے خدا کی طرف سے کام کرتا ہے تو وہ خدا کا محبوب ہے خواہ ساری دُنیا اس کی دشمن ہو۔ اس آیت مشورہ میں کیا لطیف حکم ہے۔

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر مشورہ لے کر اس پر عمل کرنا ضروری نہیں تو اس مشورہ کا کیا فائدہ ہے وہ تو ایک لغو کام بن جاتا ہے اور انبیاء اور اولیاء کی شان کے خلاف ہے کہ کوئی لغو کام کریں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ مشورہ لغو نہیں بلکہ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص ایک بات سوچتا ہے دوسرے کو اس سے بہتر سوجھ جاتی ہے۔ پس مشورہ سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ مختلف لوگوں کے خیالات سن کر بہتر رائے قائم کرنے کا انسان کو موقعہ ملتا ہے۔ جب ایک آدمی چند آدمیوں سے رائے پوچھتا ہے تو بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ان میں سے کوئی ایسی تدبیر بتا دیتا ہے جو اسے نہیں معلوم تھی۔ جیسا کہ عام طور پر لوگ اپنے دوستوں سے مشورہ کرتے ہیں کیا پھر اسے ضرور مان بھی لیا کرتے ہیں۔ پھر اگر مانتے نہیں تو کیوں پوچھتے ہیں؟ اس لئے کہ شاید کوئی بہتر بات معلوم ہو۔ پس مشورہ سے یہ غرض نہیں ہوتی کہ اس پر ضرور کاربند ہوں بلکہ یہ غرض ہوتی ہے کہ ممکن ہے بہت سے لوگوں کے خیالات سن کر کوئی اور مفید بات معلوم ہو سکے۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ میں مشورہ لینے والا مخاطب ہے۔ اگر فیصلہ مجلس شوریٰ کا ہوتا تو یوں حکم ہوتا کہ فَاِذَا عَزَمْتُمْ فَتَوَكَّلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۔ اگر تم سب لوگ ایک بات پر قائم ہو جاؤ تو اللہ پر توکل کر کے کام شروع کر دو۔ مگر یہاں صرف اس مشورہ کرنے والے کو کہا کہ تو جس بات پر قائم ہو جائے اسے توکلاً علی اللّٰہ شروع کر دے۔ دوسرے یہاں کسی کثرت رائے کا ذکر ہی نہیں بلکہ یہ کہا ہے کہ لوگوں سے مشورہ لے۔ یہ نہیں کہا کہ ان کی کثرت دیکھ اور جس پر کثرت ہو اس کی مان لے۔ یہ تو لوگ اپنی طرف سے ملا لیتے ہیں۔ قرآن کریم میں کہیں نہیں کہ پھر ووٹ لئے جائیں اور جس طرف کثرت ہو اس رائے کے مطابق عمل کرے۔ بلکہ یوں فرمایا ہے کہ لوگوں سے پوچھ۔ مختلف مشوروں کو سن کر جس بات کا تو قصد کرے (عَزَمْتَ کے معنے ہیں جس بات کا تو پختہ ارادہ کرے) اس پر عمل کر اور کسی سے نہ ڈر بلکہ خدا تعالیٰ پر توکل کر۔

شَاوِرْهُمْ کے لفظ پر غور کرو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مشورہ لینے والا ایک ہے دو بھی نہیں اور جن سے مشورہ لینا ہے وہ بہرحال تین یا تین سے زیادہ ہوں۔ پھر وہ اس مشورہ پر غور کرے۔ پھر حکم ہے فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۔ جس بات پر عزم کرے اس کو پورا کرے اور کسی کی پرواہ نہ کرے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اس عزم کی خوب نظیر ملتی ہے۔ جب لوگ مرتد ہونے لگے تو مشورہ دیا گیا کہ آپ اس لشکر کو روک لیں جو اسامہؓ کے زیر کمانڈ جانے والا تھا۔ مگر انہوں نے جواب دیا کہ جو لشکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے میں اسے واپس نہیں کر سکتا۔ ابوقحافہ کے بیٹے کی طاقت نہیں کہ ایسا کر سکے۔ پھر بعض کو رکھ بھی لیا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ بھی اسی لشکر میں جا رہے تھے ان کو روک لیا گیا۔

پھر زکوۃ کے متعلق کہا گیا کہ مرتد ہونے سے بچانے کیلئے ان کو معاف کر دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ اگر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ باندھنے کی ایک رسّی بھی دیتے تھے تو وہ بھی نہ چھوڑوں گا۔ اور اگر تم سب مجھے چھوڑ کر چلے جاؤ اور مرتدین کے ساتھ جنگل کے درندے بھی مل جائیں تو میں اکیلا ان سب کے ساتھ جنگ کروں گا۔ یہ عزم کا نمونہ ہے۔ پھر کیا ہوا تم جانتے ہو؟ خدا تعالیٰ نے فتوحات کا ایک دروازہ کھول دیا۔ یاد رکھو جب خدا سے انسان ڈرتا ہے تو پھر مخلوق کا رعب اس کے دل پر اثر نہیں کر سکتا۔

(منصب خلافت انوار العلوم جلد 2 صفحہ 54)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں مقتدر شخصیات کی آراء

24 مارچ 2007ء کو جماعت یو۔کے کے زیرانتظام بیت الفتوح میں امن کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ممبران پارلیمنٹ، ممبران ہاؤس آف لارڈز، میئرز، کونسلرز، چرچ کے ممبران کے علاوہ بہت سے لوگوں نے شرکت کی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اس موقع پر حاضرین سے خطاب فرمایا جو حاضرین نے بہت پسند کیا۔ لارڈ ایوبری (Lord Avebury) نے حضور کے خطاب کے بارے میں کہا:۔

’’یہ خطاب اتنا اہم ہے کہ اسے تو اقوام متحدہ میں پڑھا جانا چاہئے‘‘۔ (روزنامہ الفضل 27 جولائی 2007ء)

غانا میں کینیڈا کے ہائی کمشنر Hon. Jean Pierre Bolduc نے جلسہ غانا میں حضور کی تقریر سننے کے بعد حضور انور سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ:۔

’’وہ حضور کی تقریر سے بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ حضور نے جو باتیں بتائی ہیں وہ حقیقت پر مبنی ہیں اور اس سے پوری طرح متفق ہیں‘‘۔

(الفضل 6/اپریل 2004ء)

صدر مملکت غانا عزت مآب Jhon Agyekum Kufuor نے جلسہ سالانہ غانا کے دوران خطاب میں فرمایا:۔

’’میرے سٹیج پر آنے کا مقصد صرف یہ بتانا ہے کہ میں حضور انور کو خوش آمدید کہنے کی خوشی میں آپ سب کے ساتھ برابر شریک ہوں کیونکہ یہ تقریباً 8 سال یہاں غانا میں رہے۔ اس کے بعد واپس اپنے ملک تشریف لے گئے۔ اب خدا تعالیٰ نے انہیں جماعت احمدیہ عالمگیر کا سربراہ بنا دیا ہے۔ یہ وہ منفرد اعزاز ہے جس پر غانا کو فخر کرنا چاہئے‘‘۔ (الفضل 28 دسمبر 2004ء)

ڈیفنس سیکرٹری ماریشس Mr. Seebaluck نے حضور انور سے 3 دسمبر 2005ء کو ملاقات کی۔ اس ملاقات میں انہوں نے حضور کو ماریشس میں آمد پر خوش آمدید کہتے ہوئے فرمایا:۔

’’ماریشس کی خوش نصیبی ہے کہ آپ جیسی شخصیت نے ماریشس کی سرزمین پر قدم رکھا ہے‘‘۔

ڈیفنس سیکرٹری نے حضور کی خدمت میں ماریشس کے اقتصادی حالات بہتر ہونے کے لئے دعا کی درخواست بھی کی۔ (الفضل 15 دسمبر 2005ء)

29/اپریل 2006ء کو دورہ فجی کے دوران جلسہ سالانہ فجی کے آخری روز انڈین ہائی کمشنر جناب اجے سنگھ نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:۔

’’آج کا دن فجی کے لئے تاریخی دن ہے کہ ہم میں حضور موجود ہیں جن کا پیغام امن ومحبت اور بھائی چارہ اور اخوت کا ہے جو دین کی بنیادی تعلیم ہے‘‘۔

(الفضل 18 مئی 2006ء)

9 مئی 2006ء کو دورہ جاپان میں تقریب استقبالیہ جس میں بہت سے معززین نے شرکت کی ممبر پارلیمنٹ Suzuki Junji نے اپنے مختصر ایڈریس میں کہا:

’’میں حضور کو اپنے دل کی گہرائیوں سے جاپان آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ حضور نے دنیا میں امن و سلامتی کے قیام کے لئے جو پیغام دیا ہے میں اس کی قدر کرتا ہوں اور سب کو یہ پیغام دیتا ہوں کہ حضور کے پیغام کو سمجھیں اور ان باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ مجھے دین سے زیادہ تعارف نہیں۔ آج مجھے دین حق کی امن کی تعلیم کا پتہ چلا ہے۔ میں اس تقریب میں شامل ہو کر اپنے آپ کو خوش پاتا ہوں‘‘۔

(الفضل 2 جون 2006ء)

مورخہ 16/اپریل 2008ء کو اکرا (غانا) کے ایوان صدر میں حضور انور ایدہ اللہ کی غانا کے صدر John Agyekum Kufor سے ملاقات ہوئی۔

صدر مملکت نے حضور انور کو غانا آنے پر خوش آمدید کہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور کہا کہ غانا آپ کا وطن ہے۔ آپ اپنے وطن میں ہی آئے ہیں۔ صدر مملکت نے بڑے واضح الفاظ میں پورے یقین کے ساتھ اس بات کا اظہار کیا کہ حضور انور کی ہمارے ملک کے لئے جو دعائیں ہیں وہ قبول ہو رہی ہیں اور ہم اپنے ملک میں ان دعاؤں کو قبول ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں اور ان کا پھل بھی دیکھ رہے ہیں۔ گزشتہ دورہ میں حضور نے فرمایا تھا کہ غانا کی زمین میں تیل ہے۔ یہاں سے تیل نکلے گا۔ حضور کی یہ دعا قبول ہوئی اور گزشتہ سال سے غانا سے تیل نکل آیا ہے۔

صدر مملکت نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور ہمارے ملک کے لئے دعا کرتے رہیں اور دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 28/اپریل 2008ء)

جلسہ سالانہ کینیڈا 2008ء کے موقع پر جناب جیسن کینی Hon. Jason Kenny نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف 2006ء میں وزیراعظم کینیڈا کے پارلیمانی سیکرٹری مقرر کئے گئے۔ اب Multiculturism & Canadian Identity کے سیکرٹری آف سٹیٹ ہیں۔ وہ جلسہ کے موقع پر وزیراعظم کینیڈا کا پیغام لے کر بھی آئے۔ انہوں نے خطاب کے دوران اردو زبان میں کہا:۔

’’ہم خلیفہ مسرور احمد کو کینیڈا میں خوش آمدید کہتے ہیں‘‘۔ اس کے بعد دوران خطاب حضور کے بارہ میں فرمایا:۔

’’حضور امن کے پیغامبر ہیں۔ آپ کینیڈا میں سلامتی اور امن کا پیغام لائے ہیں‘‘۔

موصوف نے اپنی تقریر کے اختتام کے بعد حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کرتے ہوئے حضور انور کے دست مبارک کا بوسہ لیا‘‘۔

(روزنامہ الفضل 23 جولائی 2008ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

❁ مکرم ظفر احمد ناصر صاحب نائب ناظر مال آمد تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ درثمین بٹ صاحبہ بنت مکرم خواجہ عبدالسمیع آصف صاحب بٹ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم بلال احمد صاحب بھٹی متعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا ابن مکرم محمد افضل صاحب بھٹی مبلغ پانچ ہزار کینیڈین ڈالر زحق مہر پر مورخہ 28 جون 2009ء کو مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے الرفیع بینکوئیٹ ہال میں کیا۔ مکرمہ درثمین بٹ صاحبہ مکرم خواجہ رفیع الدین صاحب بٹ سابق صدر و امیر حلقہ بدوملہی کی نواسی اور مکرم عبدالجبار صاحب بٹ قلعہ کالر والا کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کے لئے یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم شیخ نصیر احمد صاحب دارالعلوم غربی شاء ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے سسر مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب نائب آڈیٹر (ریٹائرڈ) صدر انجمن احمدیہ ربوہ چند دن سے بیمار ہیں۔ کمزوری کافی زیادہ ہے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے CCU میں داخل ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور صحت عطا فرمائے۔ آمین

نیز خاکسار کے ہم زلف مکرم ملک پرویز احمد صاحب برادر اصغر مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب ربوہ کافی عرصہ سے بوجہ فالج بیمار ہیں اور کافی کمزور ہیں نیز بعض اوقات حالت تشویشناک ہو جاتی ہے احباب سے ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور صحت عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم قاضی ڈاکٹر طاہر اسماعیل صاحب ناظم انصار اللہ ضلع ملتان تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی محترمہ فاخرہ احمد صاحبہ زوجہ مکرم تنویر احمد صاحب ملتان کو تقریباً دو ماہ قبل زچگی کے موقعہ پر غلط ٹیکہ لگ جانے سے بہت پیچیدگیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ عزیزہ اس وقت نشتر ہسپتال کے انتہائی نگہداشت وارڈ میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب نائب ناظر اشاعت تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی چچی مکرمہ حمیدہ بیگم زیروی صاحبہ زوجہ مکرم صوفی کریم بخش صاحب زیروی آف زیرہ ہاؤس گولبازار ربوہ حال مقیم جرمنی مورخہ 28/ستمبر 2009ء کو بعمر 83 سال وفات پا گئیں۔ آپ حضرت قاضی حسن محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ مورخہ 2/اکتوبر 2009ء کو گروس گراؤ میں بعد نماز جمعہ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جرمنی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بوجہ موصی ہونے کے موصوفہ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں میت لے کر ربوہ آئے اور مورخہ 3/اکتوبر 2009ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں آپ کی نماز جنازہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔ موصوفہ مخلص، فدائی، صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز اور دعا گو خاتون تھیں، خلافت سے نہایت اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی اور ربوہ کے ابتدائی مکینوں میں سے تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں چار بیٹے، دو بیٹیاں، متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں جو کہ سب کے سب خدا تعالیٰ کے فضل سے جرمنی میں مقیم ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے خاص فضل سے تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور سب کا حامی و ناصر ہو۔

درخواست دعا

❁ مکرم عنایت اللہ صاحب گوئیکی دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری پوتی واقفہ نو عزیزہ دردانہ احمد بنت مکرم چوہدری ہدایت اللہ جاوید صاحب سندھو کینیڈا مقابلہ تلاوت قرآن پاک میں دوئم اور نظم میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو قرآن پاک کے نور سے منور کرے نیک، صالحہ، خادمہ دین بنائے۔ آمین

❁ مکرم محمد انور صاحب کارکن نظارت علیاء ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں محترم فیض احمد صاحب ابن مکرم حسن محمد صاحب مرحوم ساکن گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ ایک لمبے عرصہ سے جگر کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ اور پیٹ میں پانی بھر گیا ہے۔ اب تکلیف شدید ہو گئی ہے۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد و کامل شفاء عطا فرمائے اور صحت اور عمر میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا نیا وقت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مورخہ **30/ اکتوبر 2009ء** کو برطانیہ کا سٹینڈرڈ ٹائم تبدیل ہونے کی وجہ سے پاکستانی وقت کے مطابق **شام 7:00** بجے ایم ٹی اے پر ٹیلی کاسٹ ہوگا اس سے پہلے غلطی سے 5 بجے کا وقت شائع ہو گیا تھا احباب تصحیح فرمالیں اور یکم نومبر سے پاکستانی وقت میں تبدیلی کی وجہ سے **جمعہ 6 نومبر** سے حضور انور کا خطبہ جمعہ حسب سابق **شام 6:00** بجے ہی ٹیلی کاسٹ ہوا کرے گا۔ احباب جماعت یہ اوقات نوٹ فرمالیں اور حضور پرنور کے پرمعارف ارشادات **Live** سننے کا خاص اہتمام فرمائیں۔

سارے کنبے کو سنا دیں

حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا

جس شخص کے پاس یہ اشتہار پہنچے اس پر فرض ہے کہ گھر میں جا کر اپنے کنبے کی عورتوں کو تمام مضمون اس اشتہار کا اچھی طرح سمجھا کر سنا وے۔ اور ذہن نشین کر دے اور جو عورت خواندہ ہو اس پر بھی لازم ہے کہ ایسا ہی کرے۔

اشتہار (بدرسوم کی ممانعت)

آج ہم کھول کر باآواز کہہ دیتے ہیں کہ سیدھا راہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے، یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین (حق) کی راہ اختیار کی جائے۔ اور جو کچھ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اس کے رسولؐ نے ہدایت کی ہے اس راہ سے نہ بائیں طرف منہ پھیریں نہ دائیں۔ اور ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں۔ اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں......

ہماری قوم میں یہ بھی ایک بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں اور آتشبازی چلوانا اور کنجروں اور ڈوموں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے۔ ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے۔ گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 87)

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء)

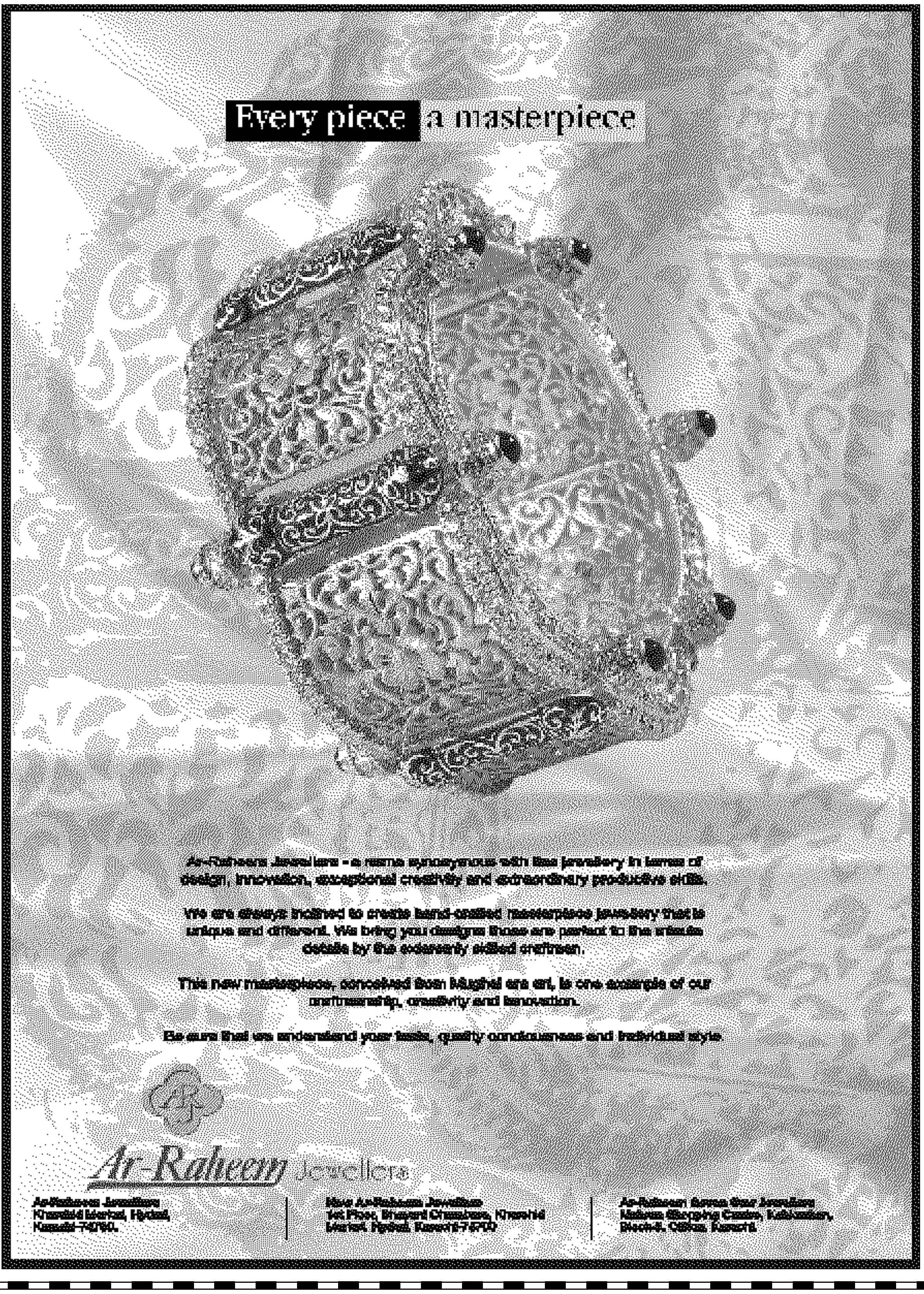

ربوہ میں طلوع وغروب 26۔ اکتوبر

طلوع فجر	5:52
طلوع آفتاب	7:17
زوال آفتاب	12:52
غروب آفتاب	6:27

فری مٹاپا کیمپ

فضل عمر ہسپتال میں فری مٹاپا کیمپ مورخہ 27/ اکتوبر 2009ء کو بوقت صبح 9:00 بجے تا دوپہر 2:00 بجے آؤٹ ڈور گراؤنڈ میں لگایا جائے گا۔

اس کیمپ میں جدید مشینوں کے ذریعہ ماہر ڈاکٹرز کی زیر نگرانی جسم میں چربی اور پٹھوں کی مقدار جانچنے / دوا اور خوراک تجویز کرنے میں مدد مل سکے گی۔ احباب وخواتین اس کیمپ سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب کراچی لکھتے ہیں۔

میرے والد مکرم میجر بشیر احمد طارق صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے دل کا بائی پاس آپریشن مورخہ 27/ اکتوبر 2009ء کو آغا خان ہسپتال کراچی میں متوقع ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آپریشن کو کامیاب کرے اور شفاء کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

FD-10